بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعہ کے دن عصر کے بعد درود پڑھنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سوال:

جمعہ کے دن بعد نمازِ عصر درود شریف (اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیما) پڑھا جاتا ہے اس کا حوالہ حدیث سے اور اس کا حکم مطلوب ہے۔

سائل: محمد عبد الستار۔ حیدر آباد

9949659778

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ایک مقبول ترین عمل اور افضل ترین عبادت ہے۔ احادیث میں درود سلام کے مختلف صیغوں کا ذکر ملتا ہے۔ درود وسلام پر حضرات محدثین نے مستقل کتابیں لکھیں ہیں اور ان میں تمام صیغوں کا جمع کیا ہے۔

مذکورہ درود امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی [ت 902ھ] نے اپنی مشہور تصنیف " القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع " میں نقل کیا ہے۔

"من صلّٰی صلاۃَ العصر من یوم الجمعۃ فقال قبل أن یقوم من مکانہٖ : أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی اٰلہٖ وسلم تسلیمًا ثمانین مرۃً، غفرت لہٗ ذنوبُ ثمانین عامًا، و کتبت لہٗ عبادۃُ ثمانین سنۃً۔"

(القول البدیع، ص:399)

ترجمہ: "جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد اپنی جگہ سے کھڑا ہونے سے پہلے یہ درود شریف اَسّی (80) مرتبہ پڑھے: "أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی اٰلہٖ وسلم تسلیما۔" اس کے اَسّی (80) سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اَسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

تلاش بسیار کے بعد ذخیرہ احادیث میں اس مضمون کی دو روایات ملتی ہیں اور دونوں موقوف روایات ہیں:

پہلی روایت: جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں نقل کی ہے۔

"من صلّٰی صلاۃَ العصر من یوم الجمعۃ فقال قبل أن یقوم من مکانہٖ : أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی اٰلہٖ وسلم تسلیمًا ثمانین مرۃً، غفرت لہٗ ذنوبُ ثمانین عامًا، و کتبت لہٗ عبادۃُ ثمانین سنۃً۔"

(القول البدیع، ص:399)

ترجمہ: "جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد اپنی جگہ سے کھڑا ہونے سے پہلے یہ درود شریف اَسّی (80) مرتبہ پڑھے: أللّٰھم صل علیٰ محمد النبی الأمی وعلیٰ اٰلہٖ وسلم تسلیما۔ اس کے اَسّی (80) سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اَسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

دوسری روایت: حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ہے، جس کے یہ الفاظ ہیں:

"وعن سھل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: من قال فی یوم الجمعۃ بعد العصر: "أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی أٰلہ وسلم" ثمانین مرۃً غفرت لہٗ ذنوبُ ثمانین عاما۔"

(کتاب الصلوٰۃ ج1 ص134)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں روایات کو القول البدیع میں نقل فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"وفی لفظ عند ابن بشکوال من حدیث أبي ھریرۃ رضی اللہ عنہ أیضا: من صلی صلاۃ العصر من یوم الجمعۃ فقال قبل أن یقوم من مکانہ: "أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی أٰلہ وسلم تسلیما" ثمانین مرۃ غفرت لہ ذنوبُ ثمانین عاما و کتبت لہ عبادۃُ ثمانین سنۃً۔ وعن سھل بن عبداللہ قال: من قال فی یوم الجمعۃ بعد العصر: "أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی أٰلہٖ وسلم" ثمانین مرۃ غفرت لہ ذنوبُ ثمانین عاما۔ أخرجہ ابن بشکوال۔ انتہی کلام السخاوی۔"

(القول البدیع ص399)

1: حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے متعلق حافظ ابن بشکوال (ت578ھ) فرماتے ہیں:

قال شیخنا أبو القاسم: وروینا عن سھل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: من قال فی یوم الجمعۃ بعد العصر: "أللّٰھم صل علی محمد النبی الأمی وعلی أٰلہ وسلم" ثمانین مرۃً غفرت لہٗ ذنوبُ ثمانین عاما۔"

القربۃ الی رب العالمین بالصلاۃ علی محمد سید المرسلین۔ ص:114

ترجمہ: ہمارے شیخ ابو القاسم نے فرمایا اور ہمیں سہل بن عبد اللہ سے روایت بیان کی انہوں نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد 80 بار یہ درود پڑھے "اللھم صل علی محمد النبی الأمي وعلی أٰلہ وسلم" اللہ اس کے 80 سال کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

مذکورہ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں حافظ ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ نے سند اتنی ذکر کی ہے جس میں انہوں نے اپنے شیخ ابو القاسم کا نام ذکر کیا ہے۔ اسی وجہ سے محدثین نے اس حدیث کی صحت پر کلام کرتے ہوئے اس کی صحت یا ضعف کا حکم نہیں لگایا لیکن کسی محدث نے اس حدیث پر موضوع ہونے کا حکم بھی نہیں لگایا

اس سند میں حافظ ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا "قال شیخنا أبو القاسم" اس سے مراد کون ہے؟ حافظ صاحب اس کی مراد خود ذکر فرما رہے ہیں:

"أحمد بن محمد بن أحمد بن مخلد بن عبد الرحمٰن بن أحمد بن بقی بن مخلد بن یزید من أھل قرطبۃ یکنی: أبا

القاسم۔۔۔۔ وکان ذاکرا للمسائل والنوازل، دربًا بالفتوی، بصیرًا بعقد الشروط و عللھا، مقدما فی معرفتھا۔ أخذ الناس عنه۔۔۔ و أخذت عنه بعض ما عندہ، وأجاز لی بخطهٖ غیر مرۃ۔"

ترجمہ: احمد بن محمد بن احمد بن مخلدن عبد الرحمن بن احمد بن بقی بن مخلد بن یزید جن کی کنیت ابو القاسم ہے۔ نِت نئے مسائل کا خوب استحضار اور فتویٰ نویسی میں خوب مہارت رکھتے تھے۔ شرائط اور علل حدیث میں بصیرت انتہاء کو تھی۔ لوگوں نے ان سے خوب علم حاصل کیا۔ میں نے بھی ان سے استفادہ کیا اور انہوں نے کئی مرتبہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر مجھے اجازت دی۔"

حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی دمشقی ترکمانی شافعی (ت 748ھ) فرماتے ہیں

و کان شدیدًا علی أھل البدع، مجانبا لمن یخوض فی غیر الحدیث۔

(سیر اعلام النبلاء۔ ج17 ص529)

ترجمہ: "بدعتیوں کے سخت خلاف تھے، حدیث کے علاوہ دوسری ابحاث کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔

معلوم ہوا کہ حافظ ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اس روایت کو تعلیقاً ذکر کیا ہے لیکن سند میں امام ابو القاسم کا ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص موضوع روایت بیان نہیں کر سکتا

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی القول البدیع کے متعلق حافظ ابن حجر ہیثمی مکی شافعی رحمہ اللہ (ت 974ھ) فرماتے ہیں:

"فلا تری منھم من أحاط ببعض کتب۔۔۔ ککتاب الحافظ السخاوی رحمه الله المسمی ب"القول البدیع"، ھذا مع أنهٗ أحسنھا جمعا، وأحکمھا وضعا، و أحقھا بالتقدیم، وأولاھا بالإحاطة، لما فیه من التحقیق والتقسیم۔"

(الدر المنضود ص34)

ترجمہ: یعنی یہ کتاب علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی "القول البدیع" ترتیب اور وضع کے اعتبار سے سب سے عمدہ اور تحقیق اور ابحاث کی تقسیم کے اعتبار سے سب سے آگے ہے۔

جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد پڑھے جانے والا یہ درود علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کئی ایک محدثین نے اس کو اپنی کتاب کی زینت بنایا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1: ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بغدادی المعروف بابن شاہین (297-385ھ) نے اپنی کتاب "الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذالك" میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

(الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذالک۔ ص14)

2: محدثِ اندلس ابو القاسم خلف بن عبد الملک ابن بشکوال رحمہ اللہ (المتوفی 578ھ) نے اپنی پوری سند کے ساتھ اپنی کتاب "القربة إلی الله" میں ذکر کیا ہے۔

(باب فضل صلاۃ علی النبی۔ ص111)

3: ابو شجاع شیرَوَیہ بن شہرَدار الدیلمی (ت 509ھ) نے اپنی کتاب "الفردوس بمأثور الخطاب" میں ذکر کیا ہے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب ج2 ص408 رقم الحدیث 3814)

4: امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمہ اللہ (المتوفی 902ھ) نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں اس درود پاک کو ذکر کیا ہے

اور اس کے بعد انتہائی عمدہ تحقیق پیش کی ہے اور اس حدیث کے مختلف طرق ذکر کیے ہیں۔

(القول البدیع:ص:399)

اس درود کے متعلق دو اہم باتیں

پہلی بات: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں کئی ایک فرق ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1: پہلی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی میں ”قبل أن یقوم من مکانہ“ کے الفاظ ہیں لیکن حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

2: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں ”وسلم تسلیما“ ہے اور حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

3: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں ”کتبت لہٗ عبادۃُ ثمانین سنۃً“ کے الفاظ ہیں لیکن حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں صرف ”غفرت لہٗ ذنوبُ ثمانین عامًا“ کے الفاظ مذکور ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ دونوں احادیث کا مضمون صحیح ہے اور دونوں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔

دوسری بات: مذکورہ حدیث کا حکم کیا ہے؟ اس سے متعلق چند باتیں ملاحظہ فرمائیں

1: یہ حدیث حکماً مرفوع ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وہ اقوال جو ثوابِ مخصوص یا عقابِ مخصوص کے بارے میں ہوں مرفوع کے حکم میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس حدیث کے متعلق یہی حکم ہو گا۔

2: درود مذکور کا ثبوت کئی ایک کتب احادیث میں ملتا ہے جس کا تفصیلی تذکرہ اوپر موجود ہے۔

3: اس درود کو پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اس درود کو پڑھنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے اور اس کو بیان کیا جا سکتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

29-نومبر2020ء